عصرِ غیبت میں اسلامی حکومت کے قیام پر اعتراضات کا جائزہ

The Establishment of Islamic Government in the Age of Veil

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Ghulam Qanbar Haidari
Ph.D Scholar; Almustafa International University ; Mashhad, Iran.
E-mail: qumberhaider55@gmail.com

Abstract:

It has been claimed that the establishment of an Islamic government during the Great Absence of Imam al-Zamana (a.s) is equivalent to the establishment of a Taghut government. Because the responsibility of the Shiites in the time of absence of their Imam is to keep silent, not to leave their homes, avoid unnecessary contact with people, *taqiyyah* and to protect their lives, property and faith. In the present article, this claim has been examined. This article also examines whether it is forbidden, permissible or compulsory to follow an expert (Mujtahid) during the time of occultation of Imam al Zamana (a.s)?

According to the author, the traditions which the plaintiff has presented as arguments on this claim are incapable of being arguments. The reason for this is that all these hadiths are the single news; not frequent ones. Surely, such hadiths don't have any credibility in the light of the science of *Darayat al-Hadith*.

And even if these traditions are accepted as correct, the meaning of these traditions is doubtful. Because some of these traditions prevent accepting the rule of Taghut, and some of them imply that if someone establishes a government

by presenting himself as the Imam of the time, his government, a Taghut government. Similarly, the traditions that command *taqiyyah* are also related to situations where a person is certain of irreparable loss of life and property.
According to the author of the paper, even if the traditions relied on by the plaintiff are accepted as correct in terms of their narration, they don’t prove the claim of plaintiff. Because they are against those verses of the Holy Quran and those reliable hadiths of the innocents which stress upon the struggle against oppressors and obligate every Muslim to command for the good and forbid from evil.

Key words: Islamic Government, Age of Occultism, Revolution, *Taqiyyah*, Imam al-Zamana (a.s.).

خلاصہ

پیش نظر مقالہ میں اس دعویٰ کا جائزہ لیا گیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کبریٰ میں دَور میں اسلامی حکومت کا قیام کے لیے تگ ودَو گویا ایک طاغوتی حکومت کا قیام کے لیے تگ و دَو کے مساوی ہے۔ کیونکہ زمانۂ غَیبت میں شیعوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سکوت اختیار کریں، اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں، لوگوں سے غیر ضروری میل ملاپ سے پرہیز کریں، تقیہ کریں اور اپنے جان ومال اور ایمان کی حفاظت کریں۔
اِس مقالے میں اِس دعوے کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ آیا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں تقلید کرنا حرام ہے یا جائز اور واجب؟ مقالہ نگار کے مطابق مدعی نے اِس دعوی پر جن روایات کو بطور دلیل پیش کیا ہے وہ دلیل بننے سے قاصر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب روایات، خبر واحد ہیں جس کا درایۃ الحدیث کے علم کی روشنی میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔
اور اگر بالفرض ان روایات کو صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی ان روایات کی دلالت مخدوش ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض روایات طاغوت کی حکومت قبول کرنے سے روکتی ہیں اور بعض کی دلالت اِس امر پر ہے کہ اگر کوئی عصرِ غیبت میں اپنے آپ کو امام زمانہ کی حیثیت سے پیش کرتے ہوئے حکومت بنائے گا تو اس کی حکومت، ایک

طاغوتی حکومت ہو گی۔ اسی طرح جو روایات تقیہ کا حکم دیتی ہیں ان کا تعلق بھی ایسے حالات سے ہے جہاں یقینا ایک شخص کو اپنی جان و مال کے ناقابل تلافی نقصان کا یقین ہو۔

مقالہ نگار کے مطابق، مدعی نے جن روایات کا سہارا لیا ہے اگر وہ اپنی سند کے لحاظ سے درست بھی مان لی جائیں تب بھی ان کی مدعا پر دلالت نامکمل ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کی اُن آیات اور معصومین علیہم السلام کی اُن معتبر احادیث کے ساتھ متصادم ہیں جن میں جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔

کلیدی کلمات: اسلامی حکومت، عصرِ غیبت، انقلاب، تقیہ، امام زمانہ ؑ۔

تعارف

اس میں شک نہیں ہے کہ جہلاء نے ہر دَور میں علماء کی مخالفت کی ہے اور ہمارے دَور میں بھی ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اِن جہلاء کا طریقِ کار یہ ہے کہ یہ قرآنی آیات کی من پسند تفسیر کرتے ہیں تو کبھی اہل بیت اطہار علیہم السلام کے فرامین سے من پسند کے مطالب اخذ کرتے ہیں۔ یقینا ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے بھی اپنی رائے کے مطابق میرے فرمان کی تفسیر کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

جہلائے عصر نے جن موضوعات میں علماء کی مخالفت کی ہے، ان میں سے ایک اہم موضوع، امام زمانہ عج اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں اسلامی حکومت و اقتدار کے قیام کے لیے تگ و دَو ہے۔ ان جہلاء کا دعوی یہ ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کبریٰ میں دَور میں اسلامی حکومت کا قیام گویا طاغوتی حکومت کا قیام ہے۔ لہٰذا زمانہِ غَیبت میں شیعوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سکوت اور خاموشی اختیار کریں، اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں، لوگوں سے غیر ضروری میل ملاپ سے پرہیز کریں، تقیہ کریں اور اپنے جان و مال اور ایمان کی حفاظت۔

یقینا ان لوگوں نے چند روایات کو اپنے مدعا کی دستاویز کے طور پر پیش کیا ہے۔ ذیل میں اِس دعویٰ اور اس کی دلیل کے طور پر پیش کی جانے والی روایات کا تحلیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

عصرِ غیبت کا فریضہ: تقیہ اور سکوت؟

جن لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ زمانہِ غَیبت میں شیعوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سکوت اور خاموشی اختیار کریں، تقیہ کریں اور اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ہر قسم کی سیاسی جد و جہد سے پرہیز کریں انہوں نے اپنے دعویٰ کے حق میں چند روایات بیان کی ہیں۔ یہ رویات درج ذیل ہیں:

1) ابو بصیر نے امام جعفر صادقؑ سے غَیبت کے دوران شیعوں کے فریضے کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا: جب قائمؑ کی غَیبت کا زمانہ ہو تو اپنے گھروں میں خاموشی سے بیٹھے رہو؛ یہاں تک کہ طاہر ابن طاہر المطہر امام زمانہؑ کا ظہور ہو۔[1]

2) حسین بن خالد نے امام علی رضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم شیعہ بھی خاموش رہو؛ ہنگامے مت کرو اور نہ ہی تمہیں کسی قیام کی اجازت ہے۔[2]

3) (3) نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا: "ہر پرچم (تحریک وغیرہ) جو ظہورِ قائمؑ سے پہلے بلند ہو گا اُس پرچم کا قائد طاغوت ہے۔"[3]

4) امام جعفر صادقؑ نے سُدیر سے فرمایا: اے سدیر اپنے گھر میں بیٹھ وہاں ہی توقف کر جب تک زمیں و آسمان توقف میں ہے اور اس وقت تک آرام کرو جب تک تم کو سفیانی کے خروج کی خبر نہ پہنچ جائے جب تم کو سفیانی کے خروج کی خبر پہنچے تو ہماری طرف حرکت کرو اگرچہ پیادہ ہی آنا پڑے۔[4]

5) جابر جُعفی نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: مولا زمانہِ غَیبت میں مومن کو کیا کرنا چاہیے؟ امامؑ نے فرمایا اپنی زبان کی حفاظت کرے اور گھر میں بیٹھے۔[5]

6) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: زمین تھام کے بیٹھے رہو مشکلات اور مصائب پر صبر کرو اپنے ہاتھوں کو حرکت نہ دو جس کام کی عُجلت اللہ کو نہیں، تمہیں جلد بازی کی ضرورت کیا ہے۔[6]

7) امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے خروج قائم (عج) سے پہلے تقّیہ ترک کیا، اُس کا ہم آلِ محمد علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔[7]

8) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر بیعت جو ظہورِ قائم (عج) سے پہلے کی جائے گی وہ کفر و نفاق کی بیعت ہے۔[8]

9) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ظہورِ امام زمانہ (عج) کا وقت قریب ہو تو تمہیں مزید شدت سے تقّیہ کرنا چاہیے۔[9]

مذکورہ بالا روایات کا تحلیلی جائزہ

مذکورہ بالا روایات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانہ غیبت میں آپ کے ماننے والوں کا فریضہ، سکوت اختیار کرنا اور تقیہ ہے۔ اور اس زمانے میں شیعوں کی طرف سے ہر

قسم کی انقلابی تحریک چلانا یا اسلامی حکومت کے قیام کے دَرپے ہونا، بدعت اور ناجائز ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایات اس مطلب پر دلالت نہیں کرتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، کسی بھی روایت سے کسی مطلب پر صرف اُسی صورت میں استدلال کیا جا سکتا ہے جب یہ روایات، سند اور دلالت، دونوں کے لحاظ سے خدشہ دار نہ ہو۔ جبکہ مذکورہ بالا روایات میں یہ معیار نہیں پایا جاتا۔

لہٰذا زمانہ غیبت میں سماجی ظلم و ستم کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنا اور تقیہ کو شیعوں کا فریضہ قرار دینا، دینی تعلیمات کے عین منافی، بلکہ ایک سنگین خیانت ہے۔ کیونکہ وہ روایات جن میں امام زمان (عج) کے ظہور سے پہلے قیام سے منع کیا گیا ہے، وہ ساری خبر واحد ہیں۔ اور اگر ان کے سلسلہ سند پر بحث نہ بھی کی جائے تو ان کا متن قرآن کریم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ آئمہ ہدی علیہم السلام کی سیرت کے بھی خلاف ہے۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات، نیز آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایات ہر ظالم اور طاغوت کے خلاف جہاد اور ہر ظالمانہ اور طاغوتی سیاسی سماجی نظام کی تبدیلی کے لیے تگ و دَو کا حکم دیتی ہیں۔ اسی طرح قرآن و سنّت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بڑی تاکید کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ ہر ظالم و فاسق کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

پس وہ روایات جو سکوت اختیار کرنے، تقیہ اپنانے اور ہر ظالم و فاسق کی حکمرانی کو قبول کرنے پر دلالت کرتی ہوں، بطورِ مطلق قابل قبول نہیں ہیں اور انہیں محض معروضی حالات و شرائط میں ہی قبول کیا جا سکتا ہے؛ اور وہ بھی شرائط کے ساتھ۔ اب ہم ذیل میں قرآن و سنّت کے اُن مسلمات کا جائزہ لیں گے جو اسلامی سماج و اقتدار کے قیام کی ضرورت اور اہمیت پر دلالت کرتے ہیں۔

1. سیاسی، سماجی نظام کی تبدیلی: ایک الٰہی فریضہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو برے سماج اور سماجی نظام کے بدلنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اسی ہدف کے لیے مبعوث فرمایا۔ خداوند تعالی نے ہر نبی کی قوم کو اپنی بُری سماجی حالت کو بدلنے کا حکم دیا۔ البتہ اس حوالے سے قانون اور سنّتِ پروردگار یہ ہے کہ اُس نے ہدایت و ارشاد تو فرمایا ہے لیکن کسی بھی سماجی سیاسی نظام کی تبدیلی کا معاملہ خود لوگوں کے سپرد کیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ جب تک لوگ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں، خدا بھی اُن کی حالت نہیں بدلتا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ اللّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (11:13) ترجمہ: "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے، اور جب اللہ کسی قوم کی برائی چاہتا

ہے پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا، اور اس کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔" بقول شاعر

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی   نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

لہٰذا یہ ہر معاشرے اور سماج کے لوگوں کو ہر دَور میں فریضہ ہے کہ وہ بُرے سماج، اور ظالمانہ و فاسقانہ نظام حکومت کو بدلیں اور صالح سماج اور عادل حکومتوں کے قیام کے لیے تگ ودَو کریں اور قرآن کریم نے اس معاملہ میں عصر غیبت و عصرِ ظہور میں کوئی تفریق روا نہیں رکھی ہے۔

2. قرآن کریم اور جہاد کا حکم

قرآن مجید میں بہت سی آیات جہاد اور ظلم کے خلاف قیام کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں ہیں۔ ذیل میں ہم وہ آیات اور روایات پیش کرتے ہیں جن میں جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

1۔لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَ كُلاًّ وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً (4:95،96)

ترجمہ: "بغیر کسی عذر کے گھر میں بیٹھنے والے مؤمنین اور راہ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے والے یکساں نہیں ہو سکتے، اللہ نے بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ زیادہ رکھا ہے، گو اللہ نے سب کے لیے نیک وعدہ فرمایا ہے، مگر بیٹھنے والوں کی نسبت جہاد کرنے والوں کو اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔ (ان کے لیے) یہ درجات اور مغفرت اور رحمت اللہ کی طرف سے ہے۔

2۔وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ (8:60)

ترجمہ: "اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور صحت مند گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر رعب پڑے۔"

3۔وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً (4:141)

ترجمہ: "اللہ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہرگز غالب نہیں کرے گا۔"

4۔قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (24:9)

ترجمہ: "کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے، اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔"

5۔ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (52:25)

ترجمہ: "پس کافروں کا کہنا مان ان کے ساتھ بڑے زور کا مقابلہ کر۔"

6۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (1:60)

ترجمہ: "اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبّت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔"

7۔ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (78:22)

ترجمہ: "اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں چُنا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی، تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے، اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو، پس نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑو، وہی تمہارا مولیٰ ہے، پھر کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔"

8۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (190:2)

ترجمہ: "اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور (ان پر بھی) زیادتی نہ کرنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ دوست

نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔"

9-وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِينَ (193:2)

ترجمہ: "اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ (وفساد) اور ہو جائے دین صرف اللہ کے لیے پھر اگر وہ باز آ جائیں (تو سمجھ لو) کہ سختی (کسی پر) جائز نہیں مگر ظالموں پر۔"

10-فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (194:2)

ترجمہ: "جو تم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کر لو (لیکن) اسی قدر جتنی زیادتی اس نے تم پر کی ہو۔ اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے اور جان لو یقیناً اللہ (نصرت) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔"

11- فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيُقْتَلْ أَو يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (74:4)

ترجمہ: "پس چاہیے کہ لڑا کریں اللہ کی راہ میں (صرف) وہ لوگ جنھوں نے بیچ دی ہے دنیا کی زندگی آخرت کے عوض اور جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں پھر (خواہ) مارا جائے یا غالب آئے تو (دونوں حالتوں میں) ہم دیں گے اسے اجر عظیم۔"

11- الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (76:4)

ترجمہ: "جو ایمان لائے ہیں وہ جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں وہ جنگ کرتے ہیں طاغوت کی راہ میں تو (اے ایمان والو) لڑو شیطان کے حامیوں سے بیشک شیطان کا فریب کمزور ہے۔"

3. روایات اور جہاد کا حکم

قرآن کریم کی آیات کی طرح معصومین علیہم السلام کی روایات میں بھی ظلم کے خلاف قیام کرنے اور جہاد کا حکم بیان ہوا ہے۔ یہاں ہم چند روایات نقل کرتے ہیں:

1- قال رسول الله حرس ليلةٍ في سبيل اللّه عزّ و جلّ افضل من الف ليلةٍ يقام ليلها و يصام نهارها۔

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک رات کی چوکیداری اللہ کی راہ میں ایک ہزار سال کی نماز اور

روزے سے افضل ہے۔"[10]

2- قال رسول الله أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اَللَّهِ فَبَلَغَ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ سَهْمُهُ ذَلِكَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ۔

ترجمہ: "ابی امامہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکے گا وہ تیر نشانے پر لگے یا خطا کر جائے اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ملے گا۔"[11]

3- قال رسول الله صلی الله علیه و آله: إنَّ اللّٰهَ يُبغِضُ رجُلاً يُدخَلُ عَلَيهِ فى بَيتِهِ و لايُقاتِلُ۔

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ کے نزدیک مبغوض وہ آدمی ہے جس کے گھر پر حملہ ہو اور وہ جنگ نہ کرے۔"[12]

4- قال رسول الله فَوقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بِرٌّ حتّى يُقتَلَ الرجُلُ في سبيلِ اللّه، فإذا قُتِلَ في سبيلِ اللّه فليسَ فَوقَهُ بِرٌّ۔

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیکی کے اوپر نیکی ہے؛ یہاں تک کہ انسان اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔ جب انسان اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے تو اس کے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے۔"[13]

5- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيد۔

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص جو ستم کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔"[14]

6- قال رسول الله اِنَّ اللّه يُحِبُّ الرَّجُلَ القَوِيَّ المُبْدِئَ الْمُعيدَ عَلَى الْفَرَسِ المُبْدِئَ المُعيدِ

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا طاقتور مرد جو ہمیشہ جہاد کے لیے تیار رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے۔"[15]

7- قال رسول الله مَن قُتِلَ دُونَ مالِهِ فَهُوَ شَهيدٌ

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔"[16]

8- قال الباقر كلُّ ذَنبٍ يكفِّرُهُ القَتلُ فى سَبيلِ اللّهِ عزّ و جلّ إلّا الدَّينَ لا كفّارَةَ لَهُ إلّا أداؤهُ، أو يقضِى صاحِبُهُ، أو يعفُو الذى لَهُ الحَقُّ۔

ترجمہ: "امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن قرض والا گناہ معاف نہیں ہو گا جب اس کے صاحب کو ادا کیا جائے یا جب سے قرض لیا ہے وہ معاف کر دے۔"[17]

9-رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مرد مشرق سے قیام کرے اور امام مہدی (عج) کے ظہور کے لیے راہ ہموار کرے گا۔"[18]

10-قال الباقر عليه السلام: كَأَنِّي بِقَوْمٍ قَدْ خَرَجُوا بِالْمَشْرِقِ يَطْلُبُونَ الْحَقَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ ثُمَّ يَطْلُبُونَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَإِذَا رَأَوْا ذَلِكَ وَضَعُوا سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوهُ فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَقُومُوا وَ لَا يَدْفَعُونَهَا إِلَّا إِلَى صَاحِبِكُمْ قَتْلَاهُمْ شُهَدَاءُ أَمَا إِنِّي لَوْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ لَاسْتَبْقَيْتُ نَفْسِي لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ۔

ترجمہ: "امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے قیام کرے گی اور وہ حق کے طلبگار ہوں گے ان کو حق نہیں دیا جائے گا پھر وہ حق کو طلب کریں گے پس ان کو حق نہیں دیا جائے گا جب وہ یہ دیکھیں گے تو تلواریں ننگی کر لے گے اور ان کی گردنوں پر تلواریں رکھ لیں گے اس وقت ان کو ان کا حق دیں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے وہ آپ کے صاحب کے علاوہ کسی کو تحویل نہیں دیں گے ان کے قتل ہونے والے شہید ہیں کاش میں اس وقت کو درک کرتا میں اپنی جان کو اس صاحب الامر کی مدد میں قربان کرتا۔"[19]

11- قال الكاظم عليه السلام: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ قُمَّ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْحَقِّ يَجْتَمِعُ مَعَهُ قَوْمٌ كَزُبَرِ الْحَدِيدِ لَا تُزِلُّهُمُ الرِّيَاحُ الْعَوَاصِفُ وَ لَا يَمَلُّونَ مِنَ الْحَرْبِ وَ لَا يَجْبُنُونَ وَ عَلَى اللَّهِ يَتَوَكَّلُونَ وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِين

ترجمہ: "امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قم سے ایک مرد لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے گا لوگوں لوہے کی طرح اس کے ساتھ جمع ہو جائیں گے ان کو سخت آندھیاں بھی لرزا نہیں سکتی اور وہ جنگ سے تھکنے والے ڈرپوک نہیں ہیں اور وہ اللہ پر توکل رکھنے والے ہیں اور عاقبت متقیوں کے لیے ہے۔"[20]

4. قرآن کریم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم

قرآن مجید میں بہت سی آیات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بیان ہوا ہے۔ ذیل میں ہم وہ آیات پیش

کرتے ہیں جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم آیا ہے۔

1۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِo (8:5)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ"۔

2۔ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَo (104:3)

ترجمہ: "اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

3۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَo (110:3)

ترجمہ: "تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہیں اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو، اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، کچھ ان میں سے ایماندار ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔"

4۔ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُوْلَـئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَo (114:3)

ترجمہ: "اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں اور وہی لوگ نیک بخت ہیں۔"

5۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَـئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌo (71:9)

ترجمہ: "اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔"

6۔ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَo (112:9)

ترجمہ: "توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، شکر کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ

کرنے والے، اچھے کاموں کا حکم کرنے والے، بری باتوں سے روکنے والے، اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے، اور ایسے مومنوں کو خوشخبری سنادے۔"

7-الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِo (41:22)

ترجمہ: "وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے روکیں، اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔"

8-يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِo (17:31)

ترجمہ: "بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت آئے اس پر صبر کیا کر، بے شک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہیں۔"

9- فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُواْ بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَo(165:7)

ترجمہ: "پھر جب انہوں نے فراموش کردی جو انھیں نصیحت کی گئ تھی (تو) ہم نے نجات دے دی انہیں جو روکتے تھے برائی سے اور پکڑ لیا ہم نے ان کو جنھوں نے ظلم کیا برے عذاب سے بوجہ اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔"

10- خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَo(199:7)

ترجمہ: "قبول کیجیے معذرت (خطاکاروں سے) اور حکم دیجیے نیک کاموں کا اور رخ (انور) پھیر لیجیے نادانوں کی طرف سے۔"

5. روایات میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم

جس طرح قرآن مجید میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بیان ہوا ہے، اسی طرح بہت سی روایات میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بیان ہوا ہے۔ ذیل میں ہم چند ایسی روایات پیش کرتے ہیں جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم آیا ہے

1۔ قال رسول الله مَن رَأى مِنكُم مُنكَرا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فإن لَم يَستَطِعْ فبِلِسانِهِ، فإن لَم يَستَطِعْ فبِقَلبِهِ و ذلکَ أضعَفُ الإيمانِ۔

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو بُرائی کو دیکھے اور کو اپنے ہاتھوں سے منع کرے اگر وہ ہاتھوں کے منع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اگر وہ زبان سے بھی منع کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو دل سے منع کرے (یعنی برائی سے نفرت کا اظہار کرے) یہ دل سے برائی کو منع کرنا یہ کمزور ترین درجہ ایمان ہے۔"[21]

2- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم و آله وسلم « كَيفَ بِكُم إذا فَسَدَت نِساؤكُم، و فَسَقَ شَبابُكُم، و لَم تَأمُروا بِالمَعروفِ و لَم تَنهَوا عَنِ المُنكَرِ ؟ !... كَيفَ بِكُم إذا أمَرتُم بِالمُنكَرِ و نَهَيتُم عَنِ المَعروفِ؟ ! ... كَيفَ بِكُم إذا رَأيتُمُ المَعروفَ مُنكَرا و المُنكَرَ مَعروفا؟

ترجمہ: "رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کیا گزرے گی جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور جوان فاسد ہو جائیں گے اور آپ امر بالمعروف والنہی عن المنکر نہیں کر رہے ہوں گے ....آپ کا کیا حال ہو گا جب تم حکم دو گے نیکی کا اور روکو گے برائی سے .... آپ پر کیا گزرے گی جب دیکھ رہے ہوں گے کہ نیکی کو برائی اور برائی نیکی بن رہی ہو گی۔[22]

3- لاتَزالُ اُمَّتی بِخَیْرٍ ما أُمِرُوا بِالمَعرُوفِ وَنَهَوا عَنْ الْمُنْكَرِ وَتَعاوَنُوا عَلی البِرِّ فَإذا لَمْ یَفْعَلُوا ذلِکَ نُزِعَتْ عَنهُمْ الْبَرَکاتُ

ترجمہ: "حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میری امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی رہے گی اور نیکی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی رہے گی اس وقت تک بھلائی میں ہی رہے گی (یعنی بھلائی کے ساتھ زندگی گزارے گی) جب یہ کام ترک کر دے گی ان سے برکت اٹھالی جائے گی۔"[23]

4- قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم، إنَّ اللَّهَ لَیُبْغِضُ الْمُؤمِنُ الضَّعیفُ الَّذی لا دینَ لَهُ، فَقیلَ: وَ مَاالْمُؤْمِنُ الضَّعیفُ الَّذی لا دینَ لَهُ؟ قالَ الَّذی لایَنْهی عَنِ الْمُنْکَرِ۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند مؤمن ضعیف جو دین نہیں رکھتا اس کو دوست نہیں رکھتا تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ مومن ضعیف کون ہے جو دین نہیں رکھتا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو نہی عن المنکر نہیں کرتا (یعنی جو برائی سے منع نہیں کرتا اللہ اس سے دوستی نہیں کرتا بلکہ نفرت کرتا ہے۔"[24]

5- وَ مِنْهُمْ تارِکٌ لاِنْکارِ الْمُنْکَرِ بِقَلْبِهِ وَ لِسانِهِ وَ یَدِهِ فَذلِکَ مَیِّتُ الأَحْیاء۔

ترجمہ: "حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جو بھی منکر (برائی)، کو اپنے دل اور زبان اور ہاتھ سے

ترک کرنے سے انکار کرے (یعنی برائی کرنے والے کو منع نہ کرے اپنی زبان بول کر اور اپنے دل سے برائی کرنے والے سے نفرت کرکے یا اپنے ہاتھ سے لڑ کر) تو پس وہ زندہ لاش ہی ہوگا۔"[25]

6- عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ:عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، قَالَ: «سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ- عَزَّ وَ جَلَّ- جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ، وَ الْيَقِينِ، وَ الْعَدْلِ، وَ الْجِهَادِ. فَالصَّبْرُ مِنْ ذلِكَ عَلى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ، وَ الْإِشْفَاقِ، وَ الزُّهْدِ، وَ التَّرَقُّبِ؛ فَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ، سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ؛ وَ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ، رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ؛ وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا، هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ؛ وَ مَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ، سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ. وَ الْيَقِينُ عَلى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ، وَ تَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ، وَ مَعْرِفَةِ الْعِبْرَةِ، وَ سُنَّةِ الْأَوَّلِينَ؛ فَمَنْ أَبْصَرَ الْفِطْنَةَ، عَرَفَ الْحِكْمَةَ؛ وَ مَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ، عَرَفَ الْعِبْرَةَ ؛ وَ مَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ، عَرَفَ السُّنَّةَ؛ وَ مَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ، فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ، وَ اهْتَدى إِلَى الَّتِي هِيَ أَقْوَمُ، وَ نَظَرَ إِلى مَنْ نَجَا بِمَا نَجَا، وَ مَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ، وَ إِنَّمَا أَهْلَكَ اللَّهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ، وَ أَنْجى مَنْ أَنْجى بِطَاعَتِهِ وَ الْعَدْلُ عَلى أَرْبَعِ شُعَبٍ: غَامِضِالْفَهْمِ، وَ غَمْرِ الْعِلْمِ، وَ زَهْرَةِ الْحُكْمِ، وَ رَوْضَةِ الْحِلْمِ؛ فَمَنْ فَهِمَ، فَسَّرَ جَمِيعَ الْعِلْمِ؛ وَ مَنْ عَلِمَ، عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ ؛ وَ مَنْ حَلُمَ، لَمْ يُفَرِّطْ فِي أَمْرِهِ، وَ عَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً.وَ الْجِهَادُ عَلى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ الصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ، وَ شَنَآنِ الْفَاسِقِينَ؛ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ، شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ ؛ وَ مَنْ نَهى عَنِ الْمُنْكَرِ، أَرْغَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَ أَمِنَ كَيْدَهُ؛ وَ مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ، قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ؛ وَ مَنْ شَنِئَ الْفَاسِقِينَ، غَضِبَ لِلَّهِ؛ وَ مَنْ غَضِبَ لِلَّهِ، غَضِبَ اللَّهُ لَهُ وَ أَرْضَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَة-

ترجمہ: "حضرت علی علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے صبر، یقین، عدل اور جہاد پھر عدل کی چار شاخیں ہیں۔اشتیاق، خوف، دنیا سے بے اعتنائی اور انتظار اس لیے کہ جو جنت کا مشتاق ہوگا، وہ خواہشوں کو بھلادے گا اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی کرے گا اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا، وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہوگا، وہ نیک کاموں میں جلدی کرے گا اور یقین کی بھی چار شاخیں ہیں۔ روشن نگاہی، حقیقت رسی، عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ۔ چنانچہ جو دانش وآگہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی اور جس کے لیے علم و عمل آشکارا ہو جائے گا، وہ عبرت سے آشنا ہوگا اور جو عبرت سے آشنا ہوگا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں

موجود رہا ہو اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں، تہوں تک پہنچنے والی فکر اور علمی گہرائی، اور فیصلہ کی خوبی اور عقل کی پائیداری۔ چنانچہ جس نے غور و فکر کیا، وہ علم کی گہرائیوں سے آشنا ہوا۔ اور جو علم کی گہرائیوں میں اترا، وہ فیصلہ کے سر چشموں سے سیراب ہو کر پلٹا اور جس نے حلم و بردباری اختیار کی۔ اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی۔

اور جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تمام موقعوں پر راست گفتاری، اور بدکرداروں سے نفرت۔ چنانچہ جس نے امر بالمعروف کیا، اس نے مومنین کی پشت مضبوط کی، اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے کافروں کو ذلیل کیا اور جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا، اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کے لیے غضبناک ہوا اللہ بھی اس کے لیے دوسروں پر غضبناک ہو گا اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا۔"[26]

7- وَ قَالَ ع فَرَضَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً مِنَ الشِّرْكِ وَ الصَّلَاةَ تَنْزِيهاً عَنِ الْكِبْرِ وَ الزَّكَاةَ تَسْبِيباً لِلرِّزْقِ وَ الصِّيَامَ ابْتِلَاءً لِإِخْلَاصِ الْخَلْقِ وَ الْحَجَّ [تَقْوِيَةً] تَقْرِبَةً لِلدِّينِ وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَوَامِّ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَدْعاً لِلسُّفَهَاءِ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ وَ الْقِصَاصَ حَقْناً لِلدِّمَاءِ وَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ إِعْظَاماً لِلْمَحَارِمِ وَ تَرْكَ شُرْبِ الْخَمْرِ تَحْصِيناً لِلْعَقْلِ وَ مُجَانَبَةَ السَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ وَ تَرْكَ الزِّنَى [الزِّنَا] تَحْصِيناً لِلنَّسَبِ وَ تَرْكَ اللِّوَاطِ تَكْثِيراً لِلنَّسْلِ وَ الشَّهَادَاتِ اسْتِظْهَاراً عَلَى الْمُجَاحَدَاتِ وَ تَرْكَ الْكَذِبِ تَشْرِيفاً لِلصِّدْقِ وَ السَّلَامَ أَمَاناً مِنَ الْمَخَاوِفِ وَ الْأَمَانَةَ نِظَاماً لِلْأُمَّةِ وَ الطَّاعَةَ تَعْظِيماً لِلْإِمَامَةِ-

ترجمہ: "خداوند عالم نے ایمان کا فریضہ عائد کیا شرک کی آلودگیوں سے پاک کرنے کے لیے۔ اور نماز کو فرض کیا رعونت سے بچانے کے لیے اور زکوۃ کو رزق کے اضافہ کا سبب بنانے کے لیے، اور روزہ کو مخلوق کے اخلاص کو آزمانے کے لیے اور حج کو دین کے تقویت پہنچانے کے لیے، اور جہاد کو اسلام کو سرفرازی بخشنے کے لیے، اور امر بالمعروف کو اصلاح خلائق کے لیے اور نہی عن المنکر کو سرپھروں کی روک تھام کے لیے اور حقوقِ قرابت کے ادا کرنے کو (یار و انصار کی) گنتی بڑھانے کے لیے اور قصاص کو خونریزی کے انسداد کے لیے اور حدود شرعیہ کے اجراء کو محرمات کی اہمیت قائم کرنے کے لیے اور شراب خوری کے ترک کو عقل کی حفاظت کے لیے اور چوری سے پرہیز کو پاک بازی کا باعث ہونے کے لیے اور زناکاری سے بچنے کو نسب کے محفوظ رکھنے کے لیے اور اغلام کے ترک کو نسل بڑھانے کے لیے اور گواہی کو انکارِ حقوق کے مقابلہ میں ثبوت مہیا کرنے کے لیے اور جھوٹ سے

علحیدگی کو سچائی کا شرف آشکارا کرنے کے لیے اور قیامِ امن کو خطروں سے تحفظ کے لیے اور امانتوں کی حفاظت کو امت کا نظام درست رکھنے کے لیے اور اطاعت کو امامت کی عظمت۔[27]

8- مَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنُوفَ الْفَاسِقِينَ

ترجمہ: "حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس نے نہی عن المنکر کی اس فاسقین کی ناک کو خاک رگڑا ہے۔"[28]

9- قال الكاظم، لَتَأمُرونَ بِالمَعروفِ و لَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ، أو لَيُستَعمَلَنَّ عَلَيكُم شِرارُكُم فيَدعوا خِيارُكُم فلا يُستَجابُ لَهُم

ترجمہ: "امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں حتما امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اگر نہیں کروگے تو شریر لوگ تم پر حکومت کریں گے تو پھر نیک لوگ دعا بھی کرے (کہ خداوند ظالم سے جان چھڑائے) تو ان کی دعا قبول نہیں ہو گی۔"[29]

10- امام رضا علیه السلام، كانَ رَسُولُ اللّه ـ صلی الله علیه و آله يَقُولُ: إذا أُمَّتی تَواكَلَتِ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهیَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيَأْذَنُوا بِوِقاعٍ مِنَ اللّه

ترجمہ: "حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب بھی میری امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایک دوسرے پر چھوڑ دیں گے تو اس وقت انہوں نے اللہ سے گویا جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔"[30]

6. آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی سیرت طیبہ اور عادلانہ سماج واقتدار کا قیام

یہ دعویٰ ہے کہ زمانہِ غَیبت میں شیعوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سکوت اور خاموشی اختیار کریں، تقیہ کریں اور اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ہر قسم کی سیاسی جدوجہد سے پرہیز کریں، بذاتِ خود آئمہ ہدی علیہم السلام کی سیرت طیبہ کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ مختلف اَدوار میں چند شیعہ بزرگوں نے وقت کی ظالم و فاسق حکومتوں کے خلاف قیام کیا اور معصومین علیہم السلام نے طاغوت کے خلاف قیام کرنے والوں کی تعریف اور تائید فرمائی۔ وہ قیام جو آئمہ علیہ السلام کے ادوار میں ملتے ہیں جو کہ قبل از ظہور امام زمانہ (عج) ہیں، اُن میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- **قیام توابین** (65ق) توابین کا کربلا کے واقعہ کے بعد حکومت ظالم کے خلاف قیام کیا انہوں نے اپنے قیام کا فلسفہ خود ہی ذکر کر دیا: ...ثم نردّ هذا الامر الی اهل بیت نبینا الذین آتانا الله من قِبَلهم بالنّعمة

والکرمۃ- ترجمہ: "ہم حکومت کو اہل بیت علیہم السلام کی طرف ہی لوٹائیں گے یہ خدا کی طرف سے اہل بیت علیہم السلام کے واسطہ سے یہ بڑی نعمت ہم کو ملی ہے۔[31]

توابین کے قیام کی کسی امام معصوم ع نے مخالفت نہیں کی... مخالفت نہ کرنا امام ع کا دلیل رضایت ہے پس یہ قیام صحیح ہے۔

2- **قیام مختار** (66ق) واقعہ کربلا کے بعد یہ دوسرا قیام ہے قیام مختار مؤید معصومؑ تھا۔ کوفہ کے اشراف میں سے بعض امام سجاد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے مختار کے قیام کے متعلق سوال کیا تو آپ نے انہیں بھی "محمد بن حنفیہّ" کی طرف بھیجا اور فرمایا: یا عم لو أن عبدا زنجیا تعصب لنا أهل البیت لوجب علی الناس موازرته وقد ولیتك هذا الامر، فاصنع ما شئت- ترجمہ: "اے میرے چچا! اگر کوئی سیاہ فارم غلام بھی ہم اہل بیتؑ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرے تو لوگوں پر واجب ہے کہ اس کی ہر ممکن حمایت کریں۔ اس بارے میں آپ جو کچھ مصلحت جانتے ہیں، انجام دیں۔ میں اس کام میں آپ کو اپنا نمائندہ قرار دیتا ہوں جو مرضی ہے کرو۔[32]

آیت اللہ خوئی نے قیام مختار کو امام زین العابدین علیہ السلام کی خاص اجازت کے ساتھ انجام پانے کی تصریح کی ہے۔[33] عبد اللہ مامقانی امامؒ کی مختار پر ترحم کو اس کے عقیدے کی صحت پر دلیل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ائمہ (ع) کی رضایت اور خوشنودی خدا کی رضایت اور خوشنودی کے تابع ہے۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیدے کے لحاظ سے منحرف نہیں تھا۔ اسی وجہ سے وہ ائمہ (ع) کی خوشنودی اور رضایت کے مستحق ٹھہرے ہیں۔[34]

امام صادق علیہ السلام نے مختار کے توسط سے عبید اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد کے سروں کو مدینہ بھیجنے کو موجب خوشنودی اہل بیتؑ عصمت و طہارت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ما امتشطت فینا هاشمیة ولا اختضبت حتی بعث إلینا المختار برؤوس الذین قتلوا الحسین علیه السلام. (واقعہ عاشورا کے بعد) ہماری عورتوں میں سے کسی عورت نے خود کو زینت نہیں دی تھی، یہاں تک کہ مختار نے عبید اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد کا سر مدینہ بھیجا۔[35]

ان تمام دلائل کی روشنی میں امام معصوم علیہ السلام کی تائید جناب مختار علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

3- **قیام زید بن علی زین العابدین** (121 یا 122ق) تیسرا قیام زید بن امام زین العابدینؑ کا ہے۔ قیام زید بن امام زین العابدین علیہما السلام کی تائید میں امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان موجود ہے کہ:

قال الصادق: رَحِمَ اللَّهُ عَمِّي زَيْداً إِنَّهُ دَعَا إِلَى الرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَوْ ظَفِرَ لَوَفَى بِمَا دَعَا إِلَيْهِ وَ لَقَدِ اسْتَشَارَنِي فِي خُرُوجِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَمِّ إِنْ رَضِيتَ أَنْ تَكُونَ الْمَقْتُولَ الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ فَشَأْنَك۔

ترجمہ: "امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ میرے چچے پر رحم کرے انہوں نے لوگوں کو "الرضا من آل محمد" کی طرف دعوت دی اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو ضرور وعدہ وفا کرتے انہوں نے قیام کے لئے مجھ سے مشورہ لیا تھا اور میں نے ان کو کہا تھا اے چچا اگر تمہاری خوشی اس میں ہے کہ شہید ہو جاؤں اور محلّہ کناسہ میں سولی لٹکایا جاؤں تو یہ ایک راہ ہی ہے۔[36]

4۔ **قیام محمد نفس زکیہ بن عبداللہ** وابراہیم بن عبداللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی بن علی بن ابی طالب علیہم السلام (145ق) یہ قیام واقعہ کربلا کے بعد چوتھا قیام تھا۔اس حوالے سے حماد بن یعلی کی روایت درج ذیل ہے:

حدّثني حماد بن يعلى، قال:قلت لعلي بن عمر بن علي بن الحسين: أمتع الله بك، أسمعت جعفرا يذكر في محمد وإبراهيم شيئا؟ قال: سمعته حين أمره أبو جعفر أن يسير إلى الرّبذة، فقال: يا علي بنفسي أنت سر معي، فسرت معه إلى الرّبذة، فدخل على أبي جعفر، وقمت أنتظره، فخرج عليّ جعفر وعيناه تذرفان، فقال لي: يا علي، ما لقيت من ابن الحنيفة، والله لا أمضي، ثم قال: رحم الله ابني هند إنهما إن كانا لصابرين كريمين، والله لقد مضيا ولم يصبهما دنس.

ترجمہ: "حماد بن یعلی سے روایت نقل ہوئی ہے وہ کہتے ہیں میں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے کہا خدا آپ کو سلامت رکھے کیا آپ نے جعفر صادقؑ کو محمد اور ابراہیم کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اسے اس وقت سنا جب ابو جعفر منصور دوانیقی نے انہیں ربذہ جانے کا حکم دیا۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے علی، آپ کو میری جان کی قسم آپ میرے ساتھ چلو، چنانچہ میں آپؑ کے ساتھ ربذہ کی طرف چل پڑا، تو وہ ابو جعفر (منصور عباسی) کے پاس پہنچے، اور میں آپؑ کے انتظار میں کھڑا ہوا، اور جب جعفر صادقؑ میرے پاس آئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔پھر جعفر صادقؑ نے مجھے فرمایا:اے علی میری خنیفہ کے بیٹے سے ملاقات نہیں ہوئی. خدا کی قسم میں آگے نہیں بڑھوں گا۔پھر آپؑ نے فرمایا:- خداوند متعال ہند کے بیٹوں یعنی محمد و ابراہیم پر رحم کرے۔بے شک محمد نفس زکیہ اور ابراہیم صبر کرنے والے اور سخی تھے. خدا کی قسم وہ دونوں اس حالت میں یہاں سے رخصت ہوئے ہیں کہ ان دونوں کے دامن پر کوئی داغ نہ تھا۔"[37]

امام علیہ السلام نے اس قیام کی بھی تائید فرمائی تھی فقط محمد نفس زکیہ کو امام مہدی ماننے کا انکار کیا تھا۔

5۔ **حسین بن علی؛ شہید فخؒ** (169ق) یہ قیام واقعہ کربلا کے بعد پانچواں قیام تھا حسین بن علی امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے تھے انہوں نے ظالم حکومت سے تنگ آ کر 300 آدمیوں کے ساتھ ماہ ذوالحجہ 169 ہجری کو مکہ سے مغرب کی طرف ایک کنواں کے قریب عباسی حکومت سے لڑے اور شہید ہو گئے۔ حسین بن علی شہید فخ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

عن أبي جعفر محمد بن علي قال: مر النبی بفخ، فنزل فصلی رکعة، فلما صلی الثانية بكی وهو في الصلاة، فلما رأی الناس النبي يبكي بكوا، فلما انصرف قال: ما يبكيكم قالوا: لما رأيناك تبكي بكينا يارسول الله، قال: نزل علي جبرئيل لما صليت الركعة الاولى فقال لي: يا محمد إن رجلا من ولدك يقتل في هذا المكان، وأجر الشهيد معه أجر شهيدين

ترجمہ: "ابو جعفر محمد بن علی امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام فخ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ وہاں اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت پڑھی اور دوسری رکعت پڑھ رہے تھے تو نماز میں ہی آپ ﷺ گریہ فرما رہے تھے جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بھی گریہ کرنے لگ گئے تو آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے پوچھا تم کیوں گریہ کر رہے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا ،اے رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ کو دیکھ کر گریہ کر رہے تھے، آپ ﷺ گریہ کر رہے تھے اس لیے ہم نے گریہ کیا. تو آپ ﷺ نے فرمایا جب میں پہلی رکعت میں تھا تو جبرائیل امینؑ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے عرض کی: اے محمد یہاں پر تیری اولاد میں سے ایک آدمی شہید ہوگا اور جو اس کے ساتھ شہید ہوگا اسے دو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔"[38]

اسی طرح امام صادق علیہ السلام جب اپنے اصحاب کے ساتھ مقام فخ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: يقتل هاهنا رجل من اهل بيتي في عصابة تسبق ارواحهم اجسادهم إلى الجنة. ترجمہ: اس سرزمین پر ہمارے خاندان کا ایک آدمی کچھ مؤمنین کے ساتھ شہید ہوگا ان کی روحیں جسموں سے پہلے جنت میں پہنچ جائیں گی۔[39]

ان فرامین اور واقعات کی روشنی سے معلوم ہوا کہ یہ قیام بھی رضامندی معصومین کا حامل ہے تو یہ قیام بھی درست و مورد جزاء خیر رکھتا ہے۔

7. آئمہ علیہم السلام کی شیعہ تحریکوں کے بارے میں پیشین گوئیاں

وقت کی ظالم و فاسق حکومتوں کے خلاف قیام اور اہل تشیع کی تحریکوں کے بارے میں معصومین علیہم السلام نے

پیشین گوئیاں فرمائی ہیں۔ لیکن ان پیشین گوئیوں کے ضمن میں انہوں نے اہل تشیّع کے اس کام کی کوئی ممانعت یا مذمت نہیں فرمائی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عصر غیبت میں شیعوں کے یہ قیام اور ان کی یہ تحریکیں آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی موردِ حمایت ہیں۔ ذیل میں ہم ایسی چند پیشین گوئیاں نقل کرتے ہیں:

1- رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مشرق سے لوگ قیام کریں گے اور وہ مہدی (عج) کے ظہور کے لیے راہ ہموار کریں گے۔[40]

2-قال الباقر علیه السلام: كَأَنِّي بِقَوْمٍ قَدْ خَرَجُوا بِالْمَشْرِقِ يَطْلُبُونَ الْحَقَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ ثُمَّ يَطْلُبُونَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَإِذَا رَأَوْا ذَلِكَ وَضَعُوا سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوهُ فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَقُومُوا وَ لَا يَدْفَعُونَهَا إِلَّا إِلَى صَاحِبِكُمْ قَتْلَاهُمْ شُهَدَاءُ أَمَا إِنِّي لَوْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ لَاسْتَبْقَيْتُ نَفْسِي لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ

ترجمہ: "امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے قیام کرے گی اور وہ حق کے طلبگار ہوں گے ان کو حق نہیں دیا جائے گا پھر وہ حق کو طلب کریں گے۔ پس ان کو حق نہیں دیا جائے گا جب وہ یہ دیکھیں گے تو تلواریں ننگی کرلے گئے اور ان کی گردنوں پر تلواریں رکھ لیں گے اس وقت ان کو ان کا حق دیں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے وہ آپ کے صاحب کے علاوہ کسی کو تحویل نہیں دیں گے ان کے قتل ہونے والے شہید ہیں کاش میں اس وقت کو درک کرتا میں اپنی جان کو اس صاحب الامر کی مدد میں قربان کرتا۔[41]

3-قال الکاظم علیه السلام: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ قُمَّ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْحَقِّ يَجْتَمِعُ مَعَهُ قَوْمٌ كَزُبَرِ الْحَدِيدِ لَا تُزِلُّهُمُ الرِّيَاحُ الْعَوَاصِفُ وَ لَا يَمَلُّونَ مِنَ الْحَرْبِ وَ لَا يَجْبُنُونَ وَ عَلَى اللَّهِ يَتَوَكَّلُونَ وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِين

ترجمہ: "امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قم سے ایک مرد لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے گا لوگوں لوہے کی طرح اس کے ساتھ جمع ہو جائیں گے ان کو سخت آندھیاں بھی لرزا نہیں سکتی اور وہ جنگ سے تھکنے والے ڈرپوک نہیں ہیں اور وہ اللہ پر توکل رکھنے والے ہیں اور عاقبت متقیّوں کے لیے ہے۔[42]

نتیجہ کلام

قران مجید اور اہل بیتؑ کے فرامین سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب سماج میں فساد اور برائی عام ہو جائے اور مسند اقتدار پر فاسق وظالم حکمران آجائیں تو ہر مسلمان پر جو جہاد کی طاقت رکھتا ہے، جہاد واجب ہے۔ اسی طرح جو مسلمان امر

بالمعروف نہی عن المنکر کی استطاعت رکھتا ہے اس پر امر بالمعروف نہی عن المنکر واجب ہے۔ ائمہ ھدیؑ کے دور میں جن شیعہ بزرگوں نے دشمنان اسلام واہل بیتؑ کے ساتھ جہاد کیا، آئمہ ھدیؑ نے ان کی تائید کی ہے۔ اگر امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور سے پہلے جہاد کرنا اور اسلامی حکومت قائم کرنا حرام ہوتا تو آئمہ ھدی علیہم السلام دشمنان دین کے خلاف شیعہ کے قیام کی مذمت فرماتے۔ لیکن اس کے بر عکس، آئمہ معصومینؑ نے شیعہ قیام کرنے والے قائدین کے لیے دعائے خیر کی ہے۔

پس آئمہ ھدیؑ کا ان رہبروں کے لیے دعائے خیر کرنا ان کے قیام کے برحق ہونے کی دلیل ہے۔ آئمہ ھدیؑ نے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور سے پہلے اسلامی حکومت کے وجود کی پیشگوئیاں بھی فرمائیں ہیں اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے اسلامی حکومت کے قیام کے لیے قم کی مقدس سرزمین سے ایک آدمی اٹھے گا اور لوگ اس کے ساتھ جمع ہو جائیں گے۔ بنابریں، اگر تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں تو روح اللہ امام خمینی اس حدیث کے کامل مصداق ہیں جن کی قم اور ایران کے لوگوں نے حمایت کی اور طاغوت کی حکومت نیست و نابود ہو گئی۔

*****

References

---

1. Muhammad bn Al-Hassan Tusi, al-Ghaibah (Lal-Tusi), *Kitab al-Ghaibah Lil Hajjat*, (Qum, Dar al-Maarif al-Islamiyya, 1411 AH), 103.

محمد بن الحسن، طوسی، الغیبۃ (للطوسی) *کتاب الغیبۃ للحجۃ*، (قم، دار المعارف الإسلامیۃ، 1411ق)، 103۔

2. Al-Shaikh Muhammad bn Al-Hassan, al-Harr Al-Amili, *Wasal al-Shia*, Vol. 11, (Qum, Mowsah Al-Bait (a.s) La-Ahya al-Tarath, 1414 AH), Hadith # 14.

الشیخ محمد بن الحسن، الحر العاملی، *وسائل الشیعہ*، ج11، (قم، مؤسسہ آل بیت علیہم السلام لاحیاء التراث، 1414ہجری)، الحدیث نمبر14۔

3. Muhammad bn Yaqoob bn Ishaq, Kalini, *Al-Kafi*, Vol. 8, Chaap IV (Tehran, Dar al-Kutub al-Islamiat, 1407 AH), 295.

محمد بن یعقوب بن اسحاق، کلینی، *الکافی*، ج8، چاپ: چہارم (تہران، دار الکتب الإسلامیۃ، 1407ق)، 295۔

4. Ibid, 265.

ایضاً، 265۔

5. Muhammad bn Ali, Ibn Babawiyah, *Kamal al-Din wa Tamma al-Naamahat*, Vol. 2, Chaap: II (Tehran, Islamia, 1395 SH), 446.

محمد بن علی، ابن بابویہ، کمال الدین وتمام النعمۃ، ج2، چاپ: دوم (تہران، اسلامیہ، 1395ق)، 446۔

6. Muhammad bn Ibrahim Ibn Abi Zainab, *Al-Ghaibahat (Lal Nu'mani)*, (Tehran, Nashr Saduq, 1397 SH), 256.

محمد بن إبراہیم ابن ابی زینب، الغیبۃ (للنعمانی)، (تہران، نشر صدوق، 1397ق)، 256۔

7. Ibn Babawiyah, *Kamal al-Din wa Tamma al-Naamahat*, 371.

ابن بابویہ، کمال الدین وتمام النعمۃ، 371۔

8. Muhammad Baqir bn Muhammad Taqi, Majlisi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 53, (Beirut, Dar Ihya al-Tarath al-Arabi, 1403 AH), 8.

محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، بحار الانوار، ج53، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1403ق)، 8۔

9. Ahmad bn Muhammad bin Khalid Barqi, Al-Mahasen, Vol.1, Chaap II, (Qom, Dar al-Kutub al-Islamiyya, 1371 SH.), 259

احمد بن محمد بن خالد برقی، المحاسن، ج1، چاپ: دوم، (قم، دار الکتب الإسلامیۃ - 1371ق)، 259۔

10. Abu al-Qasim, Paiandah, *Nahj al-Fasaha (Majmoah kilmaat al-Qasar Hazrat Rasool (PBUH))*, Chaap: IV (Tehran, Dunivai Danish, 1382 SH), 439, Hadith # 1355.

ابو القاسم، پاینده، نہج الفصاحۃ (مجموعہ کلمات قصار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ)، چاپ: چہارم (تہران، دنیای دانش، 1382ش)، 439، حدیث نمبر 1355۔

11. Muhammad bn Zain al-Din, Ibn Abi Jumhur, *Awali al-Laila al-Aziziyah fi al-Ahadith al-Diniya*, Vol. 1, (Qum, Dar Syed al-Shahada Lil-Nisher, 1405 AH), 84.

محمد بن زین الدین، ابن إبی جمہور، عوالی اللئالی العزیزیۃ فی الأحادیث الدینیۃ، ج1، (قم، دار سید الشہداء للنشر، 1405ق)، 84۔

12. Muhammad bn Ali, Ibn Babuyeh, Eyes of Akhbar al-Reza, peace be upon him, Volume 2, (Tehran, Nashr Jahan, 1378 AH), 28.

محمد بن علی، ابن بابویہ، عیون إخبار الرضا علیہ السلام، ج2، (تہران، نشر جہان، 1378ق)، 28۔

13. Kalini, *Al-Kafi*, 348.

کلینی، الکافی، 348۔

14. Kalini, *Al-Kafi*, 52.

ایضاً، 52۔

15. Muhammad Baqir bn Muhammad Taqi, Majlisi, *Bihar al-Anwar al-Jamaa Laderar Akhbar al-Imam al-Athar*, Vol. 61, Chaap II (Beirut, Dar Ihya al-Trath al-Arabi, 1403 AH), 184-

محمد باقر بن محمد تقی مجلسی، بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار، ج61، چاپ: دوم (بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1403 ق)، 184۔

16. Nu'man bn Muhammad Maghribi, Ibn Hayyun, *Dua'im al-Islam wa Zikr al-Halal wa al-Haram wa al-Isutu wa al-Ahkam*, Vol. 1, Chap: II (Qum, Mowsah Al-Bait (a.s), 1385 SH), 398.

نعمان بن محمد مغربی، ابن حیون، دعائم الاسلام و ذکر الحلال والحرام والقضایا والاحکام، ج1، چاپ: دوم (قم، مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام، 1385ق)، 398۔

17. Muhammad bn Ali, Ibn Babouyeh, *Man La Yahdara al-Faqih*, Vol.3, Chaap II (Qom, Intasharat Islami Wabasta ba Jamia Muderseen Howza Elmia, 1413 AH), 378, Hadith #: 4333.

محمد بن علی، ابن بابویہ، من لا یحضرہ الفقیہ، ج3، چاپ: دوم (قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ، 1413 ق)، 378، حدیث نمبر: 4333۔

18. Ali bn Isa, Arbali, Bani Hashemi, *Kafs al-Ghamma fi Marafah al-Imamah*, Vol. 2 (Tabriz, al-Qadima, 1381 SH), 477.

علی بن عیسی، اربلی، بنی ہاشمی، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، ج2 (تبریز، القدیمۃ، 1381ق)، 477۔

19. Mohammad bn Ibrahim, Ibn Abi Zeinab, *Al-Ghaiba*, (Tehran, Nasher Sadouq, 1397 SH), 273.

محمد بن ابراہیم، ابن ابی زینب، الغیبۃ، (تہران، نشر صدوق، 1397ق)، 273۔

20. Majlisi, *Bihar al-Anwar al-Jamaa Laderar Akhbar al-Imam al-Athar*, Vol. 57, Chaap II, 216-

مجلسی، بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار، ج57، چاپ: دوم، 216۔

21. Paiandah, *Nahj al-*, 768, Hadith # 3010.

پاینده، نہج الفصاحۃ، 768، حدیث نمبر 3010.

22. Abdullah bn Jafar, Humiri, *Qarb al-Isnaad*, (Qum, Mowsah Al-Bait (a.s), 1413 AH), 54 & 55.

عبداللہ بن جعفر، حمیری، قرب الاسناد، (قم، مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام - 1413ق)، 54و55۔

23. Muhammad bn Muhammad, Mofid, *Al-Maqana*, (Qom, kangra jahani Hazara Sheikh Mofid, 1413 AH), 808.

محمد بن محمد، مفید، المقنعۃ، چاپ: اول (ایران، قم، کنگرہ جہانی ہزارہ شیخ مفید (رح)، 1413ق)، 808۔

24. Mohammad bn Hasan, Har Aamili, Details of the means of the Shiites to the study of Islamic matters, vol. 16, Chaap II, (Qom, Mowsah Al-Bayt, 1409 AH), 122, Hadith # 21139.

محمد بن حسن، حر عاملی، تفصیل وسائل الشیعۃ إلی تحصیل مسائل الشریعۃ، ج16، چاپ: دوم (قم، مؤسسۃ آل البیت، 1409 ق)، 122، حدیث نمبر: 21139۔

25. Mansob ba Ali Ibn Musa, Imam Hashtam (a.s), al-Fiqh al-Mansoob Ila Imam al-Raza (a.s), (Mashad, Mowsah Al-Bait (a.s), 1406 AH), 376; Abdul Wahid, Tamimi Amadi, *Gharral al-Hakim* (Qum, Dafter Tablighaat, 1366 SH), Hadith # 8651.

منسوب بہ علی بن موسی، امام ہشتم علیہ السلام، الفقہ المنسوب إلی الإمام الرضا علیہ السلام، (مشہد، مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام، 1406 ق)، 376؛ عبدالواحد، تمیمی آمدی، غرر الحکم (قم، دفتر تبلیغات، 1366 ش)، حدیث نمبر 8651۔

26. Kalini, *al-Kafi*, 50, 51.

کلینی، الکافی، 50,51.

27. Mufti Jafar, *Nahj-ul-Balagha*, Kalmaat Qasar Kalma # 252.

مفتی جعفر، نہج البلاغہ، کلمات قصار کلمہ نمبر 252۔

28. Ali bn Muhammad, Laithi Wasti, *Ayun Al-Hakam wa Al-Mowaiz (Laithi)*, (Qum, Dar al-Hadith, 1376 SH), 445.

علی بن محمد، لیثی واسطی، عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، (قم، دار الحدیث، 1376 ش)، 445۔

29. Muhammad bn al-Hassan, Tusi, *Tahdeeb al-Akham (Thaqiq Khursan)*, Vol. 6, Chap: Four (Tehran, Dar al-Kutub al-Islamiya, 1407 AH), 176, Hadith # 352.

محمد بن الحسن، طوسی، تہذیب الأحکام (تحقیق خرسان)، ج6، چاپ: چہارم (تہران، دار الکتب الإسلامیہ، 1407 ق)، 176، حدیث نمبر 352۔

30. Kalini, *Al-Kafi*, Vol. 5, 59.

کلینی، الکافی، ج5، 59۔

31. Muhammad bn Jarir, Abu Jaafar Tabari, *Tarikh Tabari*, Vol.5, Chaap II (Beirut, Dar al-Tarath, 1387 SH), 598.

محمد بن جریر، ابو جعفر طبری، تاریخ طبری، ج5، چاپ: دوم (بیروت، دار التراث، 1387 ق)، 598۔

32. Majlisi, *Bihar al-Anwar al-Jamaa Ladarar Akhbar al-Imam al-Athar*, Vol. 45, 365.

مجلسی، بحار الأنوار الجامعۃ لدرر اخبار الأئمۃ الأطہار، ج45، 365۔

33. Abu al-Qasim bn Ali Akbar bn Hashim Taj al-Din al-Musawi al-Khoei, known as Abu al-Qasim al-Khoei, *Mujam Rijal al-Hadith and Tafsilu Tabqat e al-Rawah*, Vol. 19 (Qom, Al-Khoei Institute of Islam), 109, Hadith #: 12185.

ابو القاسم بن علی اِکبر بن ہاشم تاج الدین الموسوی الخوئی المعروف ابو القاسم الخوئی، *مُعجَمُ رجالِ الحَدیث وَ تَفصیلُ طَبقاتِ الرُّواۃ*، ج19 (قم، مؤسسہ الخوئی الاسلامیہ)، 109۔ رقم الحدیث 12185۔

34. Abdullah, Mamqani, *Tanqieh al-Maqal fi elam al-Rijaal*, Vol.3 (Najaf al-Ashraf, Al-Maktab al-Mortazawiyya, 1350 SH), 2206.

عبداللہ، مامقانی، *تنقیح المقال فی علم الرجال*، ج3 (نجف الاشرف، المکتبۃ المرتضویۃ، 1350ھ)، 2206۔

35. Muhammad bn Umar, Kashi, *Rijaal Al-Kashi*, (Beirut, Muwsah Al-Alami al-Matbohaat, 1430 AH), 98, Hadit # : 59.

محمد بن عمر، کشی، *رجال الکشی*، (بیروت، مؤسسۃ الاعلمی المطبوعات، 1430ق)، 98، رقم الحدیث 59۔

36. Muhammad Ibn Ali Ibn Babouyeh, Ayoon al-Akhbar al-Raza (a.s), Vol.1, (Tehran, np., 1378 SH), 249.

محمد بن علی ابن بابویہ، *عیون اِخبار الرضا علیہ السلام*، ج1، (تہران، ناشر ندارد، 1378ق)، 249۔

37. Ali Ibn al-Husayn, Abu al-Faraj al-Asbahani, *Muqatil al-Talbeyin* (Qom, Al- Maktabah e Haidariyeh, 1423 AH), 222.

علی بن الحسین، اِبو الفرج الاصبہانی، *مقاتل الطالبیین* (قم، مکتبہ الحیدریہ، 1423ق)، 222۔

38. Ibid, 290

ایضاً، 290۔

39. Ibid.

ایضاً۔

40. Ali Ibn Isa, Bani Hashemi, Arbali, *Kashf al-Ghamma fi Mafirah al-Imamah*, Vol. 2, (Tabriz, Al-Qadimah, 1381 SH), 477.

علی بن عیسی، بنی ہاشمی، اربلی، *کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ*، ج2، (تبریز، القدیمۃ، 1381ق)، 477۔

41. Ibn Abi Zainab, *Al-Ghaiba*t, 273.

ابن اِبی زینب، *الغیبۃ*، 273۔

42. Majlisi, *Bihar al-Anwar al-Jamaa Laderar Akhbar al-Imam al-Athar*, 216-

مجلسی، *بحار الانوار الجامعۃ لدرر اِخبار الائمۃ الاطہار*، 216۔